والد کا اپنی صاحبِ نصاب بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنے کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Book-158

تاریخ اجراء: 11محرم الحرام1437ھ/13اکتوبر2016ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص جس کی بالغ اولاد صاحب نصاب بھی ہے، تو اس صورت میں والد اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کر سکتا ہے یا نہیں؟ سائل: راشد حسین (فیصل آباد)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جبکہ اولاد بالغ اور صاحب نصاب ہے، تو والد کو اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنے کے لیے ان کی اجازت ضروری ہے، البتہ اگر والد کی بالغ اولاد اسی کی پرورش میں تھی اور والد نے ان کی اجازت کے بغیر قربانی کر دی، تو دلالۃً اجازت ہونے کی وجہ سے والد کا بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا استحساناً جائز ہے۔ چنانچہ

درمختار میں بیوی بچوں کی جانب سے قربانی کرنے کے بارے میں ہے: "لا عن زوجته وولده الكبير العاقل و لو ادى عنهما بلا اذن اجزأ استحسانا للاذن عادة ای لو فی عياله والا فلا" یعنی: بیوی اور عاقل بالغ بیٹے کی طرف سے اس پر واجب نہیں اور اگر ان دونوں کی طرف سے اجازت کے بغیر ادا کر دے تو استحساناً جائز ہے عادۃً اجازت کی وجہ سے یعنی جب عاقل بالغ بیٹا اس کی عیال میں شامل ہو اور اگر عیال میں نہ ہو، تو اجازت کے بغیر جائز نہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج3، ص370، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن دوسرے کی جانب سے قربانی کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں "قربانی وصدقہ فطر عبادت ہے اور عبادت میں نیت شرط ہے، تو بلا اجازت ناممکن ہے۔ ہاں اجازت کے لیے صراحۃً ہونا ضروری نہیں دلالت کافی ہے۔ مثلاً زید اس کے عیال میں ہے اس کا کھانا پہننا سب اس کے پاس سے ہوتا ہے۔ یا یہ

اس کا وکیل مطلق ہے۔ اس کے کاروبار یہ کیا کرتا ہے۔ ان صورتوں میں ادا ہو جائے گی۔" (فتاوی رضویہ، ج20، ص453، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net